دیور اور بہنوئی

www.KitaboSunnat.com

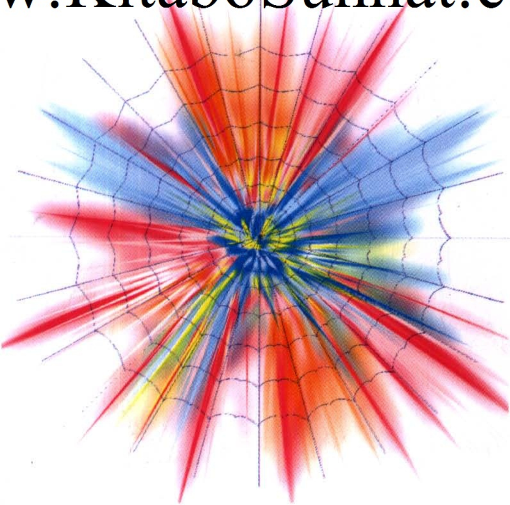

اُمِّ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیور اور بہنوئی

اُمِ عبدِ مُنیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظۃ

نام کتاب ———— دیور اور بہنوئی
اہتمام ———— محمد عبد منیب
ناشر ———— مشربہ علم وحکمت
اشاعت اول ———— ۱۴۲۲ھ
اشاعت سوم ———— ربیع الاول ۱۴۳۰ھ
قیمت ———— 22:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دار الشکر)
ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السلفیہ
(4 شیش محل روڈ لاہور۔ پاکستان 54000) Ph:092-042-7237184

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوانات ایک نظر میں

مقصدِ تحریر	5
بہنوئی	7
بہنوئی محرم یا نامحرم؟	8
بہنوئی سے پردے کے دلائل	19
بہنوئی پر بھائی کا قیاس	15
کزن بہنوئی	16
رسول اللہ ﷺ بحیثیت بہنوئی	18
بہنوئی کا کردار اسوۂ کامل کی روشنی میں	21
بہنوئی کا احترام	25
بہنوں کے شوہر اور ان کا باہمی رویہ	29
خوش نصیب افراد جن کی بہنیں امہات المومنین بنیں	31
دیور	35
دیور سے پردہ کیوں؟ اور کس طرح؟	36
دعوتِ دین اور دیور سے پردہ	40
دیور سے پردہ نہ کرنے کے مضمرات	42
بھائیوں میں خوشگوار تعلقات	43
دیور کی موجودگی میں نشست؟	45
دیور سے پردہ ترک کرنے کے لیے بیوی کو مجبور کرنا	46

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک وضاحت

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

زیرِ نظر مجموعے میں قرآن حکیم اور احادیث کے احکام ہر مسلمان کے لیے حرفِ آخر ہیں۔ ان کے علاوہ جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ راقمہ کی ذاتی سوچ ہے۔ اس سوچ میں غلطی اور درستی دونوں کا احتمال موجود ہے۔ لہذا اسے حرف آخر نہ سمجھا جائے اس ذاتی سوچ سے اختلاف بھی ہو سکتا ہے۔ اور اتفاق بھی۔

کسی تسامح پر جو بھائی یا بہن توجہ دلائیں گے اس کو شکریہ کے ساتھ ضرور قبول کیا جائے گا۔

والسلام علیکم ورحمتہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقصدِ تحریر

پاک ہے وہ ذات وحدہٗ لاشریک جس نے انسان کو پیدا کیا۔ اسے رحم' نسب اور ماحول کی نسبت سے مختلف اعزا واقارب بخشے۔ متعلقین واحباب کے اس حلقے میں والدین ......ددھیال......ننھیال......سسرال ......اور اصحابِ جنب ......(پڑوسی اور دوست) بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان میں تعلقات کی مناسبت سے مختلف نام نظر آتے ہیں۔ انہی میں سے دو محترم نام ہیں:

بہنوئی اور دیور:

یہ دونوں رشتے بھی عجیب ہیں۔ ایک رشتہ بہن کا خاوند ہے تو دوسرا خاوند کا بھائی ہے۔ خاوند اور بہن دونوں ہی انتہائی قریبی رشتے ہیں۔ اس لیے دیور اور بہنوئی کی اہمیت بھی مسلم ہے۔

موجودہ معاشرے میں ان سے تعلقات کی نوعیت جو بھی ہو دونوں میں ایک قدرِ مشترک ضرور ہے......سالی کا بہنوئی......اور دیور کا بھابھی سے' ہنسی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذاق اور بے تکلفی ...... بعض اوقات' تو یہ مذاق بے ہودگی اور بے حیائی تک جا پہنچتا ہے۔

اسلامی معاشرت میں باہم ادب' احترام اور شائستگی کو اولیت حاصل ہے' اس لیے بے ہودہ گفتگو یا غیر شائستہ مذاق کی کسی رشتے کے ساتھ کوئی گنجائش نہیں۔

اسلام میں اللہ سے رابطہ ہو یا انسانی رشتوں سے تعلق ...... دونوں کی عمارت تقویٰ پر استوار ہے۔ تقویٰ وہ صفت ہے جو انسان کو کسی پر ظلم' زیادتی اور ناانصافی سے روکنے میں سدِ ذوالقرنین کا کام دیتی ہے۔ اس صفت کا ثمر' ایثار' محبت' اخوت' ہمدردی، احترام اور عدل پر مبنی رویہ کی صورت ظاہر ہوتا ہے۔

اسلام نے معاشرے کو امن' راحت اور طمانیت سے ہم کنار کرنے کے لیے حقوق و فرائض اور احکام و آداب کا وسیع سلسلہ بخشا ہے تاکہ استحکامِ معاشرت برقرار رہے۔

آیئے دیکھیں احکام و آداب کے اس آئینے میں بہنوئی اور دیور کا کیا مقام اور اہمیت ہے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہنوئی

یہ محترم رشتہ بہن کے نکاح کے باعث ظہور میں آتا ہے۔ نکاح دو صنفوں کے درمیان' مودت' سکنیت ' اعتماد اور خلوص کا رشتہ ہے۔ خاوند اور بیوی زندگی کے ہر موڑ پر...... ہر قدم پر...... ہر لمحے ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کا تکملہ ہیں۔ معاشرتی روابط میں دونوں کا اشتراک' اتفاق اور تعاون ضروری ہے۔

مختلف رشتوں کی ذمہ داریاں دونوں مل کر ہی ادا کر سکتے ہیں۔ البتہ نگران یا سرپرستِ اعلیٰ (قوّام) کا منصب اللہ تعالیٰ نے مرد کو عطا کیا ہے۔ اس کے منصب کا تقاضا ہے کہ وہ اس کے اپنے آپ پر اور اس کی بیوی پر اقرباء کے جو حقوق عائد ہوتے ہیں' ان کو ادا کرے۔

بہنوئی کا کردار

بہن بھائیوں میں ایک ہی ماں...... ایک ہی باپ...... یا ایک ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضاعی ماں...... کی نسبت سے رحم کا قرب ہوتا ہے رحم جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قاطعِ رحم کبھی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

(بخاری، کتاب الادب:۵۹۸۴۔ مسلم:۲۵۵۶)

بہن کا رشتہ رحمی رشتوں میں سب سے زیادہ قریبی ہے۔ بہن جس کے ساتھ مل کر کھیلے' پلے' بڑھے...... ایک ہی خون...... ایک ہی رحم...... ایک ہی نسب...... ایک ہی دودھ...... سے نشوونما پائی' ان میں محبت' قرابت اور اخوت فطری ہے۔ باہم ملاقات' ہمدردی' ایثار وتعاون ایک دوسرے کے بچوں سے پیار' ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا' باہم خاندانی معاملات میں مشاورت اس رشتے کا تقاضا ہیں۔ ان تعلقات کو استوار رکھنے میں بہنوئی بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے ایماء ہی سے بہن اپنے بہن بھائیوں سے خوشگوار تعلقات استوار رکھ سکتی ہے۔

بہنوئی محرم یا نامحرم؟

چونکہ بہنوئی کا رشتہ بہن کی وجہ سے ظہور میں آتا ہے۔ اس سے براہِ راست کوئی تعلق نہیں ہوتا' اس لیے یہ نامحرم افراد میں شامل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نامحرم وہ ہیں جن سے زندگی میں کسی وقت بھی نکاح کا امکان ہو سکتا ہے۔نامحرم افراد سے ملاقات گفتگو یا دیگر معاملات کو ایک خاص حد سے آگے نہیں بڑھنا چاہیے ورنہ نکاح کا داعیہ غلط انداز سے ابھر سکتا ہے۔ اسی خطرناک امکان کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے پردے کے احکام نازل فرمائے۔ محرم ونامحرم کی حیثیت میں حدِ فاصل قائم کی۔

موجودہ معاشرے میں بہنوئی سے پردہ تو ایک طرف! بے تکلفی، بے حجابی اور بے ہودہ ہنسی مذاق کیا جاتا ہے۔بہن کی منگنی سے نکاح تک اور نکاح کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔بہن کی شادی پر مختلف رسموں کے ذریعے بہنوئی کو ستانا...... چھیڑ چھاڑ کرنا...... پھبتیاں کسنا......اس کے اقرباء کا مذاق اڑانا سالیوں کا حق سمجھا جاتا ہے۔

بے شک کچھ تہذیب آشنا اور اسلام پسند گھرانے ایسے بھی ہیں جہاں اس قسم کی کوئی حرکت نہیں کی جاتی لیکن جو لوگ ہندو تہذیب کی باقیات پر جمے ہوئے ہیں ان کے یہاں یہ سب کچھ ہوتا ہے۔

ایک غلط فہمی:

اللہ تعالیٰ نے دو بہنوں کو بیک وقت نکاح میں رکھنے سے منع کیا (آیت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر ۲۳ نساء) جس کا مقصد اور حکمت یہ ہے کہ بہنوں کے درمیان سوکناپے کی جلن پیدا نہ ہو۔ بچوں میں سوتیلے پن کے جراثیم نہ پلیں۔ تعلقات میں غیریت کی دراڑ نہ آئے۔ ورنہ بہن جیسے رحم کے مقدس رشتے کا احترام، وقار اور تحفظ مجروح ہو جائے گا۔

بعض لوگ اس آیت کو دلیل بنا کر یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک بہنوئی کے نکاح میں بہن ہے تب تک وہ محرم ہے حالانکہ محرم وہی رشتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ابدی محرم قرار دیا ہے۔ اگر بہنوئی محرم ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کے اپنی سالیوں کے روبرو آنے کے متعدد واقعات ملتے۔ آپؐ کی سالیوں کی تعداد تقریباً تیرہ تھی لیکن ایسا کوئی واقعہ بھی نہیں ملتا جو سالیوں کے بہنوئی سے پردہ نہ کرنے پر دلالت کرتا ہو۔

محمد عطیہ خمیس لکھتے ہیں کہ "ابدی حرمت کی قید سے بہنوئی ...... پھوپھا ...... اور خالو...... محرم نہیں رہے کیونکہ ان کی حرمت ابدی نہیں ہے بلکہ اگر یہ موجودہ بیویوں کو طلاق دے دیں تو اس عورت سے نکاح کر سکتے ہیں جن کے یہ پہلے بہنوئی، پھوپھا اور خالو تھے لہٰذا یہ محرم نہیں ہیں۔"

(فقہ النساء ص ۱۴۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ محرم ونامحرم کا مسئلہ اہم ہے۔ ذرا سی غلط فہمی یا اشتباہ سے نامحرم پر محرم کا قیاس کر کے حدودِ حجاب کی خلاف ورزی ہو سکتی تھی جس کے نتائج بھیانک ہوتے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے نام لے کر واضح فرما دیا کہ کون محرم ہے کون نامحرم؟

نکاح ایک ایسا محرک ہے جو صرف بہنوئی ہی نہیں ہر اجنبی اور رشتہ دار نا محرم میں موجود ہوتا ہے۔ ایک مرد کی بیوی دوسرے کے نکاح میں نہیں آ سکتی جب تک کہ اسے پہلا مرد طلاق نہ دے دے لیکن یہ سبب ہر نامحرم مرد کو عورت کا محرم نہیں بنا سکتا۔ پھر بہنوئی اس اصول سے مستثنیٰ کیوں؟

بہنوئی ایک ایسا رشتہ ہے جس کے ہاں آمدورفت عام طور پر رہتی ہے۔ بہن کی بیماری اور تکلیف کے لمحات میں اکثر بہنیں ہی تیمارداری کا فرض نبھاتی ہیں۔ انہیں اپنی بہن اور اس کے بچوں سے فطرتاً دلی ہمدردی ہوتی ہے۔ اس عمومی آمدورفت کی وجہ سے بہنوئی سے بے تکلفی اور بے حجابی کا احتمال بھی زیادہ ہوتا ہے۔ یہی بے تکلفی کسی بڑی برائی کا پیش خیمہ بن سکتی ہے اور جہاں بڑی خرابی کا احتمال ہو وہاں حفاظتی اقدامات بھی زیادہ کیے جانے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے نظامِ ستر وحجاب سے غفلت کا بھیانک نتیجہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکثر معاشرے میں رونما ہوتا رہتا ہے۔ بہنوں کا گھر اجاڑ کر خود بہنوئی سے نکاح رچا لینے یا بہنویوں سے ناجائز تعلقات کے واقعات اکثر ہوتے رہتے ہیں۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی سالی اسماء بنتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے پردہ نہیں کرتی تھیں۔ جس کی دلیل ان دو واقعات سے دی جاتی ہے:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسماء بنتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما باریک کپڑے پہنے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں۔ آپ ﷺ نے چہرہ مبارک دوسری طرف پھیر لیا اور فرمایا! اے اسما جب عورت بالغ ہو جائے تو جائز نہیں کہ اس کے چہرہ اور ہاتھوں کے سوا کچھ نظر آئے۔ (سنن ابی داؤد)

فضیلۃ الشیخ محمد صالح العثیمین اپنی کتاب ''پردہ'' میں لکھتے ہیں۔ یہ حدیث دو وجوہ کی بنا پر ضعیف ہے۔

(۱) خالد بن دریک نے جس راوی کے واسطہ سے اسے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اس کا ذکر نہیں کیا۔ لہٰذا سند منقطع ہے۔ امام ابوداؤد نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) اس حدیث کی سند میں سعید بن بشیر البصری نزیل دمشق نامی راوی ہے۔ ابن مہدی نے اسے ناقابلِ اعتماد سمجھ کر ترک کیا۔ امام احمد' ابن معین' ابن مدینی اور نسائی جیسے عظیم محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا۔ لہٰذا پردے کے وجوب پر دلالت کرنے والی صحیح احادیث کے مقابلے میں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ یا ہوسکتا ہے کہ یہ حدیث پردے کے نزول سے پہلے کی ہو۔

(پردہ: ۴۸ مطبوعہ دارالسلام لاہور)

دوسرا واقعہ یوں ہے کہ اسماء رضی اللہ عنہا ایک بار کھجور کی گٹھلیاں لادے آرہی تھیں۔ اثنائے راہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کے ہمراہ آتے ہوئے ملے۔ آپ ؐ نے اونٹ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اور اسماء رضی اللہ عنہا سے اونٹ پر سوار ہونے کے لیے فرمایا۔ اسماء کہتی ہیں مجھے زبیر رضی اللہ عنہ کی غیرت یاد آ گئی۔

(مسلم، کتاب السلام، باب جواز ارداف المرأۃ الاجنبیہ اذا اعیت فی الطریق)

اس واقعے سے یہ ہرگز ظاہر نہیں ہوتا کہ اسماء رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پردہ نہیں کرتی تھیں۔ جہاں تک سوار کرنے کا تعلق ہے از راہِ ہمدردی رشتہ دار خواتین کو سوار کیا جا سکتا ہے۔

رہا یہ سوال کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچانا کیسے؟ تو جن عورتوں کو عموماً دیکھتے رہیں ان کی چال ڈھال سے پتہ چل جاتا ہے کہ یہ کون خاتون ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ان روایات کے برعکس اسماء کہتی ہیں:۔ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حج کے لیے نکلے۔ ایک جگہ جا کر قیام کیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھیں...... کچھ دور ہٹ کر میں اپنے والد کے ساتھ بیٹھ گئی۔

(ابوداؤد، کتاب المناسک)

معلوم ہوا کہ حجاب کی حد موجود تھی ورنہ وہ رسول اللہ ﷺ سے دور ہٹ کر اپنے والد کے پاس نہ بیٹھتیں۔

عقل کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اسماء رضی اللہ عنہا جیسی صاحب علم، صاحبِ عقل، صاحبِ استقامت خاتون قرآن حکیم کے حکم پردہ پر عمل کرے۔

اگر بہنوئی سے پردہ فرض نہ ہوتا تو آپ ﷺ کی صاحبزادیوں زینب رضی اللہ عنہا، رقیہ رضی اللہ عنہا، امِ کلثوم رضی اللہ عنہا، فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگیوں سے چند ایک واقعات یا ایک ہی ایسا واقعہ تو ملتا جو ان کے اور ان کے بہنویوں کے درمیان بات چیت یا کھلے منہ سامنے آنے کی دلیل مہیا کرتا۔ جب کہ ابو العاص رضی اللہ عنہ ان کے کزن (خالہ کے بیٹے) بھی تھے۔ علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے کزن (چچا کے بیٹے) تھے۔ آپ ہی کے گھر پلے بڑھے، جوان ہوئے، اس کے باوجود احادیث سالی اور بہنوئی کے درمیان پردہ نہ ہونے کی ایک بھی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

بہنوئی پر بھائی کا قیاس:

بعض لوگ بہنوئی کو بھائی پر قیاس کرتے ہیں' اس کے ساتھ سفر کرنے' بے تکلف بات چیت کرنے یا تنہا اس سے ملنے میں کوئی ہرج نہیں سمجھتے۔

حالانکہ بھائی اور بہنوئی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ بھائی ابدی محرم ہے' بہنوئی نہیں۔ بھائی چھوٹے ہوں یا بڑے فطری طور پر بہن کی عزت و آبرو کے محافظ ہوتے ہیں اگر بہن میں کوئی خلافِ حیا بات دیکھیں تو فوراً اسے ٹوکتے ہیں۔ ایسا کرنے میں وہ حق بجانب ہیں کیونکہ وہ اپنی بہن کے سر پرست اور محافظین میں شامل ہیں۔ ان کی غیرت اور ان کے دینی شعور کا بھی یہی تقاضا ہے لیکن بہنوئی کم ہی ایسا کرتے ہیں۔ سالیاں ان سے مذاق کریں' انہیں ستائیں۔ ان کے سامنے خلافِ حیا بات کریں۔ اپنے اپنے مزاج کے مطابق یا تو پوری دلچسپی لیتے ہیں یا خاموشی اختیار کر لیتے ہیں بلکہ بعض بہنوئی تو سالیوں سے ہنسی مذاق کرنے میں بڑی دیدہ دلیری دکھاتے ہیں۔

اگر بہنوئی بھائی ہی کی طرح ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کی بیٹیوں اور داماد میں برادرانہ وخواہرانہ تعلقِ محبت کی تھوڑی بہت جھلک ضرور ملتی۔ جب کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی بیٹیوں کا اپنا بھائی بھی کوئی نہیں تھا اور ان کے بہنوئی ان کے خاندان میں سے قریبی افراد تھے۔

حدودِ حجاب میں رہ کر بہنوئی اگر بڑا ہے تو اس کی بڑے بھائیوں کی طرح عزت و تکریم کرنا...... اگر چھوٹا ہے تو چھوٹے بھائیوں کی طرح شفقت کا انداز اختیار کرنا...... حسنِ اخلاق اور بہن کے مقدس رشتے کے احترام کی علامت ہے۔ قلبی طہارت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ بہنوئی کو بھائی کی طرح سمجھا جائے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جو محرم ہونے کی وجہ سے نوعیتِ تعلق بھائی سے بتائی گئی ہے اس کو بہنوئی کے لیے بھی مناسب سمجھا جائے۔

کزن اور بہنوئی:

بعض بہنوئی کزن کے رشتے سے بھی منسلک ہوتے ہیں۔ بعض گھرانوں میں اس دوہرے رشتے کی وجہ سے حدودِ حجاب کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ حالانکہ کزن بھی نامحرم رشتہ داروں میں شامل ہے۔ رحم ونسب کے قرب کی وجہ سے کزن بہنوئی سے ہمدردی، اخوت اور خلوص کا، اجنبی بہنوئی کی نسبت زیادہ ہونا فطری امر ہے۔ دوہرے رشتے کی وجہ سے اس کے ساتھ گفتگو یا معاملات، حجاب، شائستگی اور تہذیب کے دائرے میں کچھ وسعت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو رکھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے بہر صورت بہنوئی کو محرم کی صف میں شمار نہیں کیا۔

ایک عذر:

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ بہن کے ہاں عمومی آمد ورفت کی وجہ سے حجاب کی پابندی نبھانا مشکل ہے۔ یہ اسلامی احکامات پر عمل نہ کرنے کا ایک عمومی عذر ہے' جو ہر معاملے میں پیش کیا جاتا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا. (البقرہ:۲۸۶)

"اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔"

اس دور میں بھی ماشاء اللہ ایسے متقی لوگ موجود ہیں جو اس پابندی کو احسن طریق سے نبھا رہے ہیں۔

ایک بہن کی محبت' خلوص' حسنِ اخلاق' حسنِ معاملات' میل جول کا مرکزی وجود اس کی بہن ہے۔ بہن کے بچے ہیں۔ اس کے اور ان کے درمیان کسی قسم کا کوئی حجاب حائل نہیں۔ لہٰذا یہ سوچنا کہ تعلقات نبھانا مشکل ہوتا ہے۔ بعید از قیاس ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ بحیثیت بہنوئی

رسول اللہ ﷺ کافۃ اللناس ہیں۔ رحمت للعالمین ہیں، معلمِ کتاب و حکمت ہیں۔ آپ کی شخصیت کا ہر پہلو جامع، مکمل، اشرف اور ارفع ہے۔ دنیا کے ہر دور اور ہر حیثیت کے انسان کے لیے معیارِ کامل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ .

تحقیق تمہارے لیے اللہ کے رسول ﷺ بہترین نمونہ ہیں۔

آیئے دیکھیں آپ ﷺ بحیثیت بہنوئی اپنی زوجاتِ مطہرات کے بہن بھائیوں سے کیسے پیش آتے تھے۔

☆ خوشگوار ازدواجی زندگی کا پہلو یہ بھی ہے کہ زوجین ایک دوسرے کے اقرباء کا احترام کریں۔ ہمارے رسول اللہ ﷺ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے بہن بھائیوں سے ہمیشہ حسنِ سلوک سے پیش آتے۔ ان کی آمد پر مسرت کا اظہار فرماتے۔ چنانچہ ایک بار خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ تشریف لائیں اور اندر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے سن کر فرمایا! اَللّٰھُمَّ ھَالَہ ''یا اللہ ہالہ ہوں'' گویا ان کی آمد پر یہ اظہارِ مسرت کا انداز تھا۔ (صحیح مسلم کتاب الفضائل)

☆ آپ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے بہن بھائیوں کی نیک عادات کا تذکرہ فرماتے جسے سن کر بیوی کا دل یقیناً مسرت سے لبریز ہو جاتا۔ چنانچہ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک خواب سن کر فرمایا عبداللہ صالح نوجوان ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ تہجد بھی ادا کیا کرے۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے بہن بھائیوں کی آمد پر کبھی روک ٹوک نہیں کی۔ ان کا جب جی چاہتا اپنی بہنوں سے ملاقات کے لیے آ جاتے۔ یہ بھی بیوی سے حسنِ سلوک ہی کا ایک پہلو ہے۔ اسماء بنتِ ابی بکر رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اکثر آتی رہتیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بار انہیں کچھ ہدایات بھی فرمائیں ایک بار فرمایا ''گن گن کر خرچ نہ کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر دے گا۔'' (صحیح مسلم، باب کراہتہ الحث علی الانفاق)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے بہن بھائیوں پر ہمدردی و شفقت فرماتے چنانچہ ایک دفعہ اسماء رضی اللہ عنہا سر پر کھجور کی گٹھلیاں اٹھائے گھر کی طرف

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آرہی تھیں۔اثنائے راہ آپ ﷺ چند صحابہ کے ہمراہ ملے' آپ ﷺ نے اپنے اونٹ کو بٹھایا اور ان سے کہا کہ سوار ہو جاؤ۔(صحیح مسلم، کتاب السّلام)

☆ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی ماں کی جانب سے بہن تھیں۔نبی کریم ﷺ اپنے اکثر گھریلو معاملات میں ان سے رائے لیتے اور ان پر اعتماد فرماتے چنانچہ آپ ﷺ کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا' رقیہ رضی اللہ عنہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے غسل اور تکفین کا انتظام انہوں نے ہی کیا تھا۔فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے وقت یہی ان کے ساتھ گئی تھیں۔

☆ نبی کریم ﷺ کی بیماری کے آخری ایام میں انہوں نے آپ ﷺ کو ایک دوا لاکر پلا دی۔اس وقت آپ ﷺ ہوش میں نہیں تھے۔جب ہوش آیا اور پتا چلا کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے دوا تجویز کی تھی اور دیگر تمام اہلِ خانہ کی رضامندی سے پلائی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا:''جو لوگ مجھے دوا پلانے میں شامل تھے ان سب کو دوا پلائی جائے۔''(رحیق المختوم)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہنوئی کا کردار

اسوۂ کامل کی روشنی میں

رسول اللہ ﷺ کی ہمہ پہلو شخصیت بہنوئی کی حیثیت سے جس طرح ہمارے سامنے آتی ہے اس سے ہم راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں کہ بیوی کے بہن بھائیوں سے بہنوئی کس انداز سے پیش آئے۔

☆ میاں بیوی کے باہمی احترام اور تعلق کا تقاضا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے اقرباء کا احترام کریں۔

☆ صلہ رحمی کا تقاضا ہے کہ بہنوئی بیوی کے بہن بھائیوں سے ربط و تعلق میں محبت کا مظاہرہ کرے اور اس تعلق میں معاون رویہ اختیار کرے۔

☆ بیوی کے بہن بھائیوں کی آمدورفت پر کسی قسم کی قدغن لگانے سے حتی الامکان گریز کرے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''عورتوں پر تمہارا حق یہ ہے جن کا تم اپنے گھر میں آنا پسند کرتے ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں وہ تمہارے گھر میں نہ آنے دیں“۔ (مسلم، کتاب الحج، باب الحجۃ النبی)

مرد یہ اختیار استعمال کرنے کا حق دار ہے‘ مجاز ہے۔ اس لیے وہ سوچ سمجھ کر اختیار کا استعمال کرے۔ بیوی کے اقرباء کی آمد پر روک کا کوئی حقیقی سبب بھی ہے یا محض ذاتی پرخاش‘ اگر حقیقی سبب نہیں تو پھر ان کی آمد پر ناگواری محسوس کرنا یا ان کی آمد پر قدغن لگانا قطع رحمی کے مترادف ہے۔

☆ بیوی کے بہن بھائیوں کو تحائف‘ حسبِ استطاعت دینے کا اہتمام کرے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے ”تحائف لو اور دو آپس میں محبت بڑھے گی“۔ (بخاری، کتاب المناقب، مناقب الحسن)

☆ اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں سے فرمایا:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِنَّ . (النور:۳۲)

”مومن مردوں سے کہہ دیجیے کہ وہ نگاہیں نیچی رکھیں۔“

سالیاں نامحرم ہیں۔ اس لیے بہنوئی غضِ بصر کا خیال رکھے اور نظر جما کر بار بار دیکھنے سے اجتناب کرے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہا نہیں ہوتا مگر اس کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ (ترمذی۔ کتاب الرضاع)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لہٰذا سالی کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے۔ یا تنہا سفر کرنے سے گریز کرے، ضرورت ہے تو کسی اور کی موجودگی میں بات کرے۔

☆ بیوی کی بہنوں کا حسبِ عمر احترام ملحوظ رکھے۔ اگر عمر میں بڑی ہیں تو بڑی بہنوں کی طرح احترام سے نام لے۔ اگر چھوٹی ہیں تو شفقت کا رویہ اپنائے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں ایک حکم دیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے:

''نہ تو اندھے پر کچھ گناہ ہے اور نہ لنگڑے پر اور نہ بیمار پر اور نہ خود تم پر کہ اپنے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنے باپوں کے گھروں سے۔ یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا بھائیوں کے گھروں سے یا بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا اس گھر سے جس کی کنجیاں تمہارے ہاتھ میں ہیں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔ تم پر کچھ گناہ نہیں کہ مل کر کھانا کھاؤ یا جدا جدا۔'' (النور:٦١)

کسی کے گھر سے کھا لینے کی اجازت گویا اجنبیت کی نفی ہے۔ یہ اپنائیت کا ایک موثر انداز ہے۔ اس حکم میں بہن کے گھر آنے اور بلا جھجک کھانا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھا لینے کی اجازت موجود ہے۔ اس میں یہ بھی حکمت ہے کہ بہنوئی اپنی بیوی کے بہن بھائیوں کی آمد پر پابندی نہ لگائے۔ ان کی آمد پر چیں بجبیں ہونے کی بجائے خندہ پیشانی سے پیش آئے۔

☆ اسلام نے جس بچہ کی ماں نہ ہو اس کی پرورش کے لیے ترجیح خالہ کو دی ہے۔ قربِ رحم کی وجہ سے جو شفقت خالہ کو اپنے بھانجے بھانجیوں سے ہوتی ہے کسی اور کو نہیں ہو سکتی، اس وقت ایک بہنوئی کا کردار جعفر رضی اللہ عنہ کی طرح سامنے آتا ہے، چنانچہ عمرۃ القضا کے موقع پر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی امامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دوڑتی ہوئی آئیں۔ آپؐ نے انہیں اٹھا لیا اور فرمایا! کون اس بچی کی کفالت کا ذمہ لیتا ہے؟ علی رضی اللہ عنہ نے کہا! ''میں...... کیوں کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔'' زید رضی اللہ عنہ نے کہا! ''میں...... کیونکہ یہ میرے مواخاتی بھائی کی بیٹی ہے۔'' جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا ''یہ میرا حق ہے کیونکہ میری بیوی اس بچی کی خالہ ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامہ کو جعفر رضی اللہ عنہ کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا ''خالہ ماں سی ہوتی ہے''۔ (صحیح بخاری، کتاب الصلح: ۱۲۱۹)

یہاں ایک بہنوئی کا مثبت کردار اپنی سالی کی بے سہارا اولاد کے لیے سہارا بن کر سامنے آتا ہے۔ خالہ بھانجے اور اپنے بھانجیوں کی پرورش کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فریضہ تبھی ادا کر سکتی ہے۔ جب کہ اس کا خاوند اس کی معاونت کرے۔

☆ زندگی میں کبھی ایسا موقع بھی آتا ہے جب بیوی کے بہن بھائیوں کا کفیل کوئی نہیں ہوتا۔ وہ بے سہارا اور مالی حیثیت سے کمزور ہوتے ہیں۔ ایسے میں ایک مخلص بہنوئی کا اخلاقی فرض ہے کہ وہ ان کا سہارا بنے۔ ان کا بوجھ اٹھائے اور ان کا خود کفیل بنے ان کی مدد کرے۔ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جب بیوہ ہو گئیں' ان کے خاوند جعفر رضی اللہ عنہ غزوۂ موتہ میں شہید ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر ان کی دلجوئی کی۔ فرمایا "جعفر کے گھر کھانا بھیجو اس کے گھر والے غمزدہ ہیں۔"

(مستدرک حاکم ۱/۲/۳۷۲۔ ترمذی ۲/۷/۱۳۷۔ ابوداؤد ۲/۵۹)

ان کے بچوں کے بارے میں دعا کی' ان کے بڑے بیٹے عبداللہ کے بارے میں فرمایا۔ "یا اللہ اسے جعفر کا بہترین جانشین بنا۔"

عدت کے بعد اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا نکاح بحیثیت ولی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

بہنوئی کا احترام:

اسلام رشتوں کے احترام اور ادب کی پرزور تلقین کرتا ہے۔ رسول اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے فرمایا "کوئی بندہ اس وقت تک سچا ایمان دار نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے"۔

(بخاری، مسلم، کتاب الایمان)

یہ اصول باہمی احترام کا بہترین محرک ہے۔ خاوند بیوی ایک دوسرے کا لباس ہیں۔ ایک دوسرے کی عزت ہیں۔ ایک دوسرے کے لیے مودت و رحمت ہیں۔ لہذا اگر بہن کا احترام ضروری ہے تو اس کے زوج کا احترام اشد ضروری ہے۔ اس کا مذاق اڑانا' اس کے اقرباء کا مذاق اڑانا' اس کی شخصیت کے کمزور پہلوؤں کا تذکرہ کرنا' احترام کے منافی ہے' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسٰى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ.

"مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے تمسخر کریں ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔" (الحجرات:۱۱)

لہذا ہنسی مذاق کی روش سے قطعی اجتناب کرنا چاہیے۔

بہنوئی نامحرم ہے' لہذا اس سے بے تکلف بات چیت اور طویل گفتگو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پرہیز کریں تو بہتر ہے۔ البتہ ضرورت کے موقع پر شائستگی' تہذیب' اور احترام کے دائرے میں رہتے ہوئے حجاب کے ساتھ بات کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

کوئی عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔ (صحیح مسلم، ابنِ حبان: ۲۷۲۱)

اس حکم پر عمل کرتے ہوئے بہنوئی کے ساتھ سفر کرنے یا کسی اور موقع پر تنہا ہونے سے بچنا چاہیے۔ البتہ کسی دوسرے کی موجودگی میں حجاب کے اندر رہتے ہوئے بات کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔

بہنوئی کے رشتے کی نوعیت بھائی جیسی نہیں لیکن مرتبہ کی حیثیت بھائی کی سی ہے۔ جس طرح بہن ایک بھائی کا احترام کرتی ہے۔ اس کی غیبت یا کسی بری عادت کا تذکرہ سننا پسند نہیں کرتی۔ اسی طرح بہنوئی کا احترام بھی ضروری ہے۔ ایک بہن کی بہن سے محبت اور ہمدردی کا یہی تقاضا ہے۔

اگر بہن وفات پا جائے۔ بہنوئی بیمار ہو۔ عمر رسیدہ ہو تو اس کی بیمار پرسی یا دیکھ بھال کا شائستہ اور سنجیدہ حل سوچا جا سکتا ہے۔ مثلاً اپنے خاوند کو اس کی دیکھ بھال پر آمادہ کرنا' اپنے بچوں کو بحیثیت خالو ادب اور خدمت کی تلقین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا' بیٹیوں کے لیے تو وہ نامحرم ہے لیکن بیٹوں کو اس مقصد کے لیے آمادہ کرنا اخلاقی فریضہ ہے۔ اور بہن کے تعلقِ زوجیت کا تقاضا بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُعْرَفْ شَرَفَ كَبِيْرَنَا.

(ترمذی، ابواب البرّ والصلۃ۔ ابوداؤد: ۴۹۴۳)

"اس شخص کا تعلق ہم سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑے کے شرف و فضل کو نہیں پہچانتا۔"

عمر کا ایک ایسا حصہ بھی آتا ہے جہاں حجاب کی حدود میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ مثلاً اگر عورت عمر رسیدہ ہو جائے تو وہ چہرہ چھپائے بغیر نامحرموں کے سامنے آ سکتی ہے۔ لہٰذا سالی اگر عمر کی اس حد میں داخل ہو جائے جسے بڑھاپا کہتے ہیں تو وہ بغیر پردہ کے ایک دوسرے کے سامنے آ سکتے ہیں۔ اسی طرح زندگی میں بعض اضطراری حالات بھی پیش آتے ہیں۔ مثلاً بیوی کی بہن کسی حادثے کے تحت تنہا رہ جاتی ہے۔ اکیلی سفر کرتے ہوئے اثنائے راہ مل جاتی ہے۔ اس وقت بہنوئی کو بحیثیت بھائی اس کی مدد...... اس کی ہمدردی...... اور اس کے تحفظ کی ذمہ داری نبھانا چاہیے البتہ نیک نیتی شرط اول ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہنوں کے شوہر اور ان کا باہمی رویہ

میاں بیوی ایک دوسرے کی تکمیل ہیں۔ دونوں دینی و دنیاوی امور میں ایک دوسرے کے معاون ہیں۔ حجاب کی وجہ سے نہ تو عورت اپنے نامحرم اقرباء سے کھل کر گھل مل کر بات چیت کر سکتی ہے' نہ مرد اپنی نامحرم قریبی خواتین سے رابطہ رکھ سکتا ہے۔ جب کہ اسلام اہلِ قرابت کے حقوق ادا کرنے...... ان کی مہمان نوازی کا حق ادا کرنے...... ان کی خوشی و غمی میں شرکت کرنے...... ان کی تنگ دستی میں مدد کرنے...... اور ان کی دل جوئی و غمخواری کرنے کا حکم دیتا ہے۔ ایسا تبھی ممکن ہے جب عورت اپنی ذمہ اری کو سمجھے اور نامحرم خواتین مرد کی رشتہ دار ہوں یا اپنی' سب سے حسنِ سلوک اور حسنِ مروّت کا رویہ رکھے۔ اسی طرح نامحرم مرد...... بیوی کے رشتہ دار ہوں یا اس کے اپنے ان سب کے حقوق حسبِ قرابت ادا کرے تاکہ اسلام کے مطلوبہ خاندانی استحکام کو تقویت ملے۔ اقرباء سے تعلق مظبوط رہے۔

ہمارے موجودہ معاشرے میں تصور کر لیا گیا ہے۔ کہ جس کا رشتہ ہو وہی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے ساتھ رابطہ رکھے اسے اپنائیت کا احساس دلائے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بیوی کے نامحرم اقرباء آتے ہیں تو خاوندان کی طرف بہت کم توجہ دیتے ہیں۔ خاوند کی ذمہ داری ہے کہ وہ اتنا اچھا رویہ رکھے کہ بہنوئی کے دل میں کبھی یہ خیال نہ پیدا ہو کہ یہ میری بیوی ہی کے رشتہ دار ہیں میرے لیے اجنبی ہیں۔ باہم خط و کتابت' میل جول' سلام کا تبادلہ' تحائف دینا' دعوتِ طعام' بہنوئی کی آمد پر اس کے حسبِ مزاج گفتگو' تواضع و مدارات' غرض مختلف انداز سے خوشگوار تعلقات کو مستحکم بنایا جا سکتا ہے۔

موجودہ معاشرہ جس میں پردے کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا اور پردے کو رشتوں میں دوری کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ ایک پردہ دار خاتون کے خاوند کے لیے اور بھی ضروری ہے کہ وہ اپنا فریضہ نبھائے تاکہ پردے کی وجہ سے مرد یا عورت کے اقرباء کو خوشگوار خاندانی تعلقات میں کوئی خلا محسوس نہ ہو۔

بہنوئی کی آمد پر چونکہ خاوند توجہ اور وقت نہیں دیتا، اس لیے بیوی کو مہمان نوازی کے ساتھ ساتھ بات چیت کرنا اور بہنوئی کی طرف توجہ دینا پڑتی ہے۔ اگر وہ بہنوئی سے ایسا رویہ اختیار نہ کرے تو وہ اس کی بہن کو جتاتا ہے کہ تمہاری بہن یا بہنوئی تو مجھے کوئی اہمیت ہی نہیں دیتے' اس طرح دونوں میں چپقلش کا خدشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش نصیب افراد

جن کی بہنیں اُمَّہات المومنین رض بنیں

① ہالہ بنتِ خویلد۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بڑی بہن، ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی والدہ۔ جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ہم شکل اور ہم آواز تھیں۔

② رقیہ بنتِ خویلد۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دوسری بہن۔ ان کی بیٹی امیمہ بنت عبد رضی اللہ عنہا تھیں۔

③ عوام بن خویلد۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی صفیہ رضی اللہ عنہا کے شوہر ان کے دو بیٹے زبیر رضی اللہ عنہ اور سائب رضی اللہ عنہ تھے۔

④ عبدالرحمٰن بن زمعہ رضی اللہ عنہ اور عبد بن زمعہ دونوں ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کے باپ کی جانب سے بھائی تھے۔

⑤ قرظہ بن عبدِ عمرو رضی اللہ عنہ۔ ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کے والدہ کی جانب سے بھائی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ مالک بن زمعہ رضی اللہ عنہ۔ ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کے حقیقی بھائی۔ انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ ہجرتِ حبشہ کی تھی۔

⑦ عبدالرحمٰن بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے حقیقی بھائی۔

⑧ عبداللہ بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دونوں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے والد کی طرف سے بھائی۔

⑨ اسماء بنتِ ابو بکر رضی اللہ عنہا۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی والد کی طرف سے بہن۔ قدیم الاسلام' سفرِ ہجرت میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زادِ راہ تیار کیا اور ذات النطاقین لقب پایا۔

⑩ ام کلثوم بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہا یہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔

(از سیر الصحابیات بعنوان ابو طلحہ)

⑪ عبداللہ بن فضالہ لیثی رضی اللہ عنہما۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی۔ باپ بیٹا صحابی تھے۔

⑫ زبیر' عامر اور عبداللہ۔ تینوں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے والد کی طرف سے بھائی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑬ مہاجر رضی اللہ عنہ۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے سگے بھائی۔

⑭ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی۔

⑮ عبداللہ بن حارث' عمرو بن حارث رضی اللہ عنہما۔ دونوں ام المومنین جویریہ رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں۔

⑯ عمرہ بنت حارث رضی اللہ عنہا۔ ام المومنین جویریہ رضی اللہ عنہا کی بہن۔

⑰ عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ: ام المومنین زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا کے بھائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد' دو ہجرتیں کیں۔ احد میں شہید ہوئے۔

⑱ ابو احمد عبد بن جحش رضی اللہ عنہ' ام المومنین زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا کے بھائی۔ دو ہجرتیں کیں۔

⑲ عبیداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ۔ ام المومنین زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا کا بھائی۔ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا پہلا خاوند' حبشہ جا کر عیسائی ہو گیا اور وہیں مر گیا۔

⑳ حمنہ رضی اللہ عنہا بنتِ جحش۔ زینب رضی اللہ عنہا بنتِ جحش' ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنتِ جحش' تینوں ام المومنین زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا کی بہنیں۔

㉑ معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان۔ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حقیقی بھائی۔

㉒ یزید بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ۔ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لقب تھا۔

(۲۳) ام الفضل رضی اللہ عنہا۔ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن۔عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی اور چچی۔

(۲۴) لبابۃ الصغریٰ۔ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن۔خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی والدہ۔

(۲۵) عزہ زوجہ زیاد بن مالک الہلالی رضی اللہ عنہا۔ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن۔

(۲۶) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا۔ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن، جعفر رضی اللہ عنہ کی بیوی۔

(۲۷) سلمہ بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا، ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن، حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیوی۔

(۲۸) سلامہ بنت عمیس رضی اللہ عنہا۔ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن۔

ملاحظہ:

یہ تمام حوالہ جات رحمۃ للعالمین، جلد دوم، بعنوان ''امہات المومنین'' سے لیے گئے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیور

ہمارے موجودہ معاشرے میں خاوند کے چھوٹے بھائی سے رشتہ کی وضاحت کے لیے ''دیور'' کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اور بڑے بھائی کو جیٹھ کہتے ہیں۔ دیور اور بھابھی کی باہم بے تکلفی اور ہنسی مذاق ہندوانہ معاشرے کی ایک عام روایت ہے۔ دیور اصل میں ''دے بر'' ہے جس کا مطلب ہے دوسرا شوہر۔

بلکہ ہندو معاشرے کے بعض طبقات میں چھوٹے بھائیوں کو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ بڑے بھائی کی بیوی سے تعلقات قائم کریں۔ ایسی شادی کی مثالیں ہندو مت شودر خصوصاً جاٹ اور Kamaits میں، Polynese Marquines، سائبیریا کے چکچی اور تبت میں نچلے معاشرتی طبقوں میں بھی ملتی ہے۔ ماہرینِ عمرانیات اسے کثیر شوہری شادی کا نام دیتے ہیں۔ (دیکھیے پرورش اطفال اور خاندانی تعلقات از تمکین حق، ص ۲۰)

چونکہ ہمارا معاشرہ ہندو تہذیب سے متاثر ہے۔ اس لیے دیور بھابھی کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہنسی مذاق کرنا دونوں کا حق سمجھا جاتا ہے۔ حتّی کہ جب دلہن گھر میں لائی جاتی ہے تو دِیور کو بھابی کی گود میں بٹھا کر اسے لاگ دلوایا جاتا ہے۔ ستم یہ کہ دیور میں صرف شوہر کے بھائی ہی نہیں، اس کے رشتے کے بھائی اور دوست سبھی شامل سمجھے جاتے ہیں۔ اسلام چونکہ ہندو معاشرت کے برعکس ایک باحیا اور با عصمت معاشرے کی تشکیل کرتا ہے، اس لیے اس میں ایک عورت کا اپنے سسرالی مردوں کے سامنے بے پردہ یا بے تکلف ہونے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ www.KitaboSunnat.com

دیور سے پردہ کیوں اور کس طرح:

دیور یا جیٹھ دونوں ایسے رشتے ہیں جن سے عورت کا کوئی نسبی تعلق ہوتا ہے نہ رحمی' اس لیے نامحرم کا حکم رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور: ۳۱) میں جن رشتہ داروں کو محرم قرار دے کر ان سے حجاب نہ کرنے اور زینت کی جگہیں ظاہر ہو جانے کی اجازت عطا کی ہے۔ اس فہرست میں سسرالی رشتہ داروں میں سے سوائے سسر کے اور کوئی رشتہ بھی شامل نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عربی زبان میں ان رشتوں کی وضاحت کے لیے ایک ہی مشترک لفظ ''حمو'' ہے۔ جس کا مطلب محدثین نے لکھا ہے کہ ''خاوند کے سگے اور رشتہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے تمام بھائی' چونکہ عورت کا ان سے بظاہر کوئی رشتہ نہیں لہٰذا ان سب کو ایک ہی نام سے ذکر کیا گیا۔

ایک بار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کے پاس تنہائی میں جانے سے بچو۔ ایک انصاری نے عرض کیا: حمو کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اَلْحَمْوُ الْمَوْت سسرالی مرد تو موت ہیں''۔

(مسلم، کتاب السلام: ۹۶۹)

انصاری کے اس سوال سے یہ پتا چلتا ہے کہ لوگوں میں دیور کے نامحرم ہونے کا خیال موجود تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے موت کہہ کر اس خیال کی توثیق کر دی۔

اس حدیث کے مطابق خاوند کے بھائی (دیور یا جیٹھ) سے عورت کا پردہ کرنا ضروری ہے۔ لیکن اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ''دیور جیٹھ'' سے پردہ ہے ہی نہیں۔ ایک گھر میں رہتے ہوئے یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ اسلام اتنا سخت حکم نہیں دے سکتا۔

دراصل اسلامی معاشرت میں نکاح کے بعد زوجین کے لیے ایک الگ رہائش اسی لیے ضروری ہے کہ خاتونِ خانہ کو حجاب میں مشکل پیش نہ آئے۔ وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزادی سے اپنے گھر کا کام کاج کر سکے' اپنے خاوند کے لیے بن سنور سکے۔

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ زینت کے اخفاء کے ساتھ عورت دیور جیٹھ کے سامنے تو آ جائے البتہ ہنسی ٹھٹھہ اور لوچدار آواز کا استعمال نہ کرے۔ ہاتھ اور چہرے کا استثناء باہر کے نامحرموں کے لیے تو ہو سکتا ہے، قریبی نامحرم رشتوں کے لیے ناممکن ہے۔

اس دلیل میں علت یہ ہے کہ قرآن حکیم میں محرم اقرباء کا ذکر کرتے ہوئے اجنبی نامحرم اور رشتہ دار نامحرم کو ایک ساتھ نظر انداز کیا گیا ہے۔ جو لوگ چہرے کے حجاب کے کسی مرد سے بھی قائل نہیں' وہ بھی تو یہی دلیل دیتے ہیں کہ چہرے کا حجاب کرنا ناممکن ہے۔ البتہ عورت ہنسی مذاق کرنے اور نظر جما کر دیکھنے سے اجتناب کرے' اس تناظر میں قریبی نامحرموں سے چہرے کا حجاب نہ ماننے والے...... ہر ایک سے چہرے کا حجاب نہ ماننے والوں کے سامنے کون سی شرعی دلیل پیش کریں گے؟

پھر جب عورت دیور' جیٹھ سے چہرے کا پردہ نہیں کرے گی تو لامحالہ اس کی زینت اور زیور وغیرہ بھی ان پر ظاہر ہو گا۔ خصوصاً ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے عورت کا اپنے مرد کے لیے آرائش کرنا ناممکن ہے۔ جب کہ عورت کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آرائش کرنا اس کے خاوند کا بنیادی حق ہے۔

بعض لوگوں نے مذکورہ حدیث کے الفاظ ''اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ'' (دیور موت ہے) کا یہ مطلب لیا ہے کہ جس طرح موت سے بچنا ناممکن ہے اس طرح دیور سے پردہ کرنا بھی ناممکن ہے۔ یہ مفہوم بھی مشترکہ رہائش کو ضروری سمجھنے کی وجہ سے اخذ کیا گیا۔ جہاں تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تعلق ہے تو وہ اس سے اچھی طرح واقف تھے کہ دیور یا جیٹھ اجنبی ہوتا ہے اور ہر آدمی کو نکاح کے بعد اسی لیے الگ گھر دیا جاتا ہے کہ عورت کا حجاب برقرار رہے۔ اسی لیے انصاری صحابی نے خاص طور پر دیور کے بارے میں سوال کیا کہ وہ اپنے بھائی کی بیوی کے پاس تنہائی میں جا سکتا ہے یا نہیں۔

آج کے اہلِ زبان عرب بھی حدیث کے مذکورہ الفاظ کا یہی مفہوم لیتے ہیں۔ چنانچہ محمد عطیہ خمیس مذکورہ حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ

''عورت کو موت قبول کر لینا چاہیے لیکن دیور سے حجاب ترک نہیں کرنا چاہیے۔ بات کہنے کا یہ انداز عربوں میں عام ہے جیسے کہا جاتا ہے ''اَلْاَسَدُ الْمَوْتُ'' شیر کے پاس جانا موت کو دعوت دینا ہے۔''

(از فقہ النساء، ص: ۱۷۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوتِ دین اور دیور سے پردہ:

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ خاوند کے بھائیوں اور دیگر قریبی نامحرموں سے پردہ کرنا خادمِ دین زوجین کے لیے نہ صرف سخت آزمائش ہے بلکہ بعض کے لیے اس صورت میں دعوت کا کام کرنا بھی ممکن ہی نہ رہا۔

دراصل یہ سوال بھی ہمارے موجودہ معاشرے میں مشترک رہائش کی وجہ سے ذہنوں میں پیدا ہوا۔ پھر ہمارے ہاں عمومی سوچ یہ ہے کہ باہم رشتہ داری تبھی نبھائی جاسکتی ہے جب کہ اس میں پردہ نام کی کوئی چیز موجود نہ ہو۔ جو رشتہ جس رشتے کو جتنا زیادہ اپنے خاص رازوں سے واقف رکھتا ہے ' سمیت خواتین اس سے میل جول رکھتا ہے۔ اسے اتنا زیادہ اپنا قریبی تصور کیا جاتا ہے۔

جس طرح اظہارِ خیر سگالی کے لیے کسی صدرِ مملکت کے ساتھ اس کی بیوی کو بھی مدعو کیا جاتا ہے۔ اسی طرح قرابت کے لیے یہ ضروری سمجھ لیا گیا ہے کہ مہمان کو گھر کے اندرونی حصے میں بٹھا کر خواتین کی موجودگی میں اس کی خاطر و مدارات کی جائے۔ کم از کم ایک بار تو خواتین کا سامنے آنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر خواتین سامنے نہ آئیں۔ رشتہ دار مرد کو مردانہ کمرے میں بٹھا دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تو وہ اس میں اپنی توہین محسوس کرتا ہے اور یہ شکوہ کرتا ہے کہ اسے غیروں کی طرح مردانہ کمرے ہی میں بٹھایا یا سلایا گیا۔

حالانکہ اسلام باہمی رشتہ داری کی بنیاد احترام' اخوت' ایثار' ہمدردی اور خلوص کو قرار دیتا ہے۔ عورت عورتوں سے اور مرد مردوں سے قرابت میں اخلاص کی ان تمام علامات کو بروئے کار لانے کے مکلّف ہیں۔

جہاں تک دعوتِ دین کا تعلق ہے، اس کے لیے مرد کو مردوں میں اور عورت کو عورتوں میں کام کرنا چاہیے۔ اس کے لیے یہ قطعاً ضروری یا مجبوری نہیں کہ عورت حجاب جیسے اہم عمل کو ترک کر دے۔ اللہ تعالیٰ جس نے احکامِ حجاب نازل فرمائے ہیں۔ اسے یہ خوب معلوم ہے کہ حجاب نہ کرنے سے کون سے مفاسد پیدا ہوتے ہیں۔ اسی لیے اس نے اور اس کے ترجمان رسول اللہ ﷺ نے تبلیغ کے جو انداز بتائے یا سمجھائے ہیں ان میں کوئی بھی ایسا حکم نہیں کہ عورت لازماً دعوتِ دین کا کام کرے اور اس کے لیے حجاب ترک کرنا پڑے تو بھی ہرج نہیں۔ بالفرض دعوتِ دین کے لیے قریبی نامحرموں سے چہرے کا حجاب نہ کیا جائے تو پھر دور کے نامحرم رشتہ دار یا اجنبی نامحرموں کو دعوتِ دین دینے کے لیے حجاب ترک کرنے کی بھی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ہی والدین کی اولاد ہوتے ہیں' اس قرابت کا حق ادا کرنے کے لیے دونوں کے ایک دوسرے پر کچھ حقوق وفرائض عائد ہوتے ہیں۔عورت کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے خاوند کو بھائی کے حقوق ادا کرنے کی ترغیب دیتی رہے۔ خاوند کی بیوی (دیورانی یا جیٹھانی) کے ساتھ بہنوں کی طرح پیش آئے۔اس کی خوشی اورغم میں شریک ہو۔وہ تمام وسائل اختیار کرے جو باہمی محبت میں اعتماد اوراخوت کی آبیاری کرتے ہیں۔جہاں تک ہوسکے اپنا گھر اپنے دیور اور جیٹھ وغیر' یا سسر اور ساس کے قریب ہی رکھے تاکہ اس کا خاوند اپنے والدین اور بہن بھائیوں کی خبر گیری میں مستعد رہے۔

دیور یا جیٹھ بہرحال بھائی ہیں۔ان پر بھی بھائی کی حیثیت سے کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ بھائی کے بچوں سے ملنا' ان سے پیار کرنا' بھائی کی غیرموجودگی میں ان کا خیال رکھنا ان کا فرض ہے۔

ایک بھائی کو جو ہمدردی اپنے بھائی سے ہوسکتی ہے، جیسا اعتماد اس پر کیا جاسکتا ہے۔کسی اور پر نہیں کیا جاسکتا۔اسی صورت میں انہیں چاہیے کہ وہ بہنوں کی طرح احترام ملحوظ رکھتے ہوئے بھائی کی بیوی سے ضرورت کے وقت بات کریں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر بھائی کے بچے یعنی بھتیجے بھتیجیاں ہیں تو پھر یہ کام بہت آسان ہے' دیور یا جیٹھ بھائی کی غیر موجودگی میں بھابھی کی بجائے ان کے بچوں کے ذریعے اپنا مدعا سمجھا سکتے ہیں۔ اپنا فرض ادا کر سکتے ہیں۔

اسی طرح اگر گھر کے افراد کی کوئی مشترکہ مجلس ہو یا کوئی دوسرا فرد موجود ہو تو ایسے میں دیور' جیٹھ' بھابھی کے ساتھ ضرورت کی بات چیت کی جا سکتی ہے۔

اگر بھابھی ایسی عمر کو پہنچ جائے جس میں نکاح کا داعیہ ہی ختم ہو جاتا ہے اس وقت چہرے کا حجاب ترک کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ربِ کریم نے خود اس کی اجازت دی ہے۔

دیور کی موجودگی میں نشست:

شیخ ابن باز رحمہ اللہ: ایک فتویٰ کے جواب میں لکھتے ہیں:

عورت کے لیے اپنے خاوند کے بھائیوں' چچازاد بھائیوں اور ان جیسے دوسرے عزیزوں کے پاس شرعی حجاب کے ساتھ بیٹھنا جائز ہے۔ شرعی حجاب یہ ہے کہ چہرہ، سر کے بال اور تمام جسم ڈھانپے ہوئے ہو۔ کیونکہ عورت تمام کی تمام پردہ اور باعثِ فتنہ ہے البتہ ایسا بیٹھنا کہ جس میں تنہائی یا اس عورت کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے شر کی تہمت کا ڈر ہو جائز نہیں ہے۔اسی طرح اس کا گانا سننے یا کسی طرح کے لہو ولعب پر مشتمل مجلس میں شرکت کرنا بھی ناجائز ہے۔ واللہ ولی التوفیق۔

(فتاویٰ برائے خواتین، ص:۲۶۱، مطبوعہ دارالسلام)

دیور سے پردہ نہ کرنے کے لیے بیوی کو مجبور کرنا:

ایک خاتون سوال کرتی ہیں۔ خاوند چاہتا ہے کہ میں اس کے بھائیوں سے چہرے کا پردہ نہ کروں ورنہ وہ مجھے طلاق دے دے گا۔ مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: خاوند کا بیوی کو غیر مردوں کے سامنے بے پردہ کرنا ناجائز ہے۔ خاوند کو اپنے گھر میں اتنا کمزور نہیں ہونا چاہیے کہ اس کی بیوی اس کے بھائیوں اور چچاؤں وغیرہ غیر محرم رشتہ داروں کے سامنے اپنا چہرہ ننگا کرنے پر مجبور ہو۔ اگر خاوند اسے پابند کرتا ہے تو بیوی پر اس کی اطاعت واجب نہیں۔ اطاعت نیکی کے کاموں میں ہے۔ عورت پر پردہ کرنا ضروری ہے' چاہے مرد اس کی پاداش میں اسے طلاق ہی کیوں نہ دے دے۔ اگر وہ ایسا کر گزرے تو اللہ اس سے بہتر انتظام فرمادے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِنْ یَّتَفَرَّقَا یُغْنِ اللّٰہُ کُلًّا مِّنْ سَعَتِہٖ. (النساء:۱۳۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر وہ الگ الگ ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنی وسعت سے غنی فرما دے گا۔'' نبی ﷺ نے فرمایا:

جو آدمی اللہ کی رضا کے لیے کوئی چیز چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بہتر معاوضہ دے گا۔ (الدرر المنثور للسیوطی)

اگر عورت پردہ کرتی ہو اور عفت و عصمت کے اسباب اپنانا چاہتی ہو تو خاوند کو اسے طلاق کی دھمکی نہیں دینا چاہیے۔

(شیخ ابن باز از فتاویٰ برائے خواتین، ص:۲۱۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی معاشرت کے اہم انفرادی پہلو

☆ انسان کا مقصد حیات اللہ کی عبادت واطاعت ہے۔لہذا ہر لمحے اس کی عبادت واطاعت کے تقاضے......اطاعت رسول ﷺ کی حدود میں رہ کر کرنا۔

☆ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت اور محبت کو ہر شعبہ زندگی میں ملحوظ رکھنا۔

☆ اولاد کو اللہ کی خاص نعمت سمجھ کر......اسلامی اقدار وآداب کے تحت اس کی پرورش کرنا۔

☆ بلوغ کی عمر کو پہنچتے ہی فوراً نکاح کا اہتمام کرنا۔

☆ انتخاب زوج کی تلاش میں تقویٰ کو ترجیح دینا۔

☆ طویل منگنی کی بجائے نکاح اور رخصتی کرنا۔

☆ اشیائے ضرورت میں نبوی معیار کو نمونہ بنانا......زائد ملے تو اللہ تعالیٰ کی حدود میں رہ کر خرچ کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم استیذان پر عمل کرنا۔

☆ ستر وحجاب......اور غض بصر کی پابندی کرنا۔

☆ حقوق لینے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں کوشاں رہنا۔

☆ مرد کا منصب قوام کے تقاضے......کفالت بکسب حلال......حفاظت اوامر ونواہی......اور امارت وخلافت کا علم حاصل کرنا......اور ممکنہ حد تک اسے بروئے کار لانا......

☆ خواتین کا احترام اور وقار برقرار رکھنا۔

☆ عورت کا گھر میں ٹک کر اطاعت قوام (شریعت کی حدود میں رہ کر) کرنا اور نگرانی اطفال کی ذمہ داریاں نبھانا۔

☆ دنیا کی دیگر اقوام کی مسرفانہ زندگی اور تعیش کے بجائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز حیات کی پیروی کرنا۔

www.KitaboSunnat.com

☆ رفاہ دنیا کے بجائے فلاح آخرت میں ڈوبے رہنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بچوں کے لیے

1۔ممتا کے بول (لوریاں)		30/-
2۔اسوہ رسول اور کمسن بچے		
3۔حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی		18/-
4۔پیارے نبیؐ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)		12/-
5۔رحمۃ للعالمین کی جانوروں پر شفقت		15/-
6۔پورا تول		18/-
7۔وہ چاول تھے	عبد ذی الاکرام	22/-
8۔چوزہ کہانی	مریم خنساء	18/-
9۔تاج پوشی	محمد مسعود عبدہ	15/-
10۔دو خط	محمد مسعود عبدہ	14/-
11۔اور شطونگڑا ہار گیا	محمد مسعود عبدہ	18/-
12۔تین حروف	محمد مسعود عبدہ	15/-
13۔اوں ھوں	مریم خنساء	68/-
14۔بچے اور کھیل		24/-
15۔شاخِ گل (منظومات)	مریم خنساء	30/-
16۔آہا نکلا چاند	نظمیں	45/-
17۔شہادتین (توحید و رسالت)	محمد مسعود عبدہ	18/-
18۔شاہی قبا	مریم خنساء	65/-
19۔حدیثِ نبوی کے چند محافظ		60/-
20۔ننھے حارث کا خواب	محمد مسعود عبدہ	

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور